اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

رجسٹرڈ ایل ۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

فی پرچہ ۱؍

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عـہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ـہ

نمبر ۷۳ | ۲۷ شعبان ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کے متعلق ۱۴۔ دسمبر بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے امسال رمضان المبارک میں درس قرآن دینے کے لئے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور مولوی جلال الدین صاحب شمس مقرر کئے گئے ہیں۔ جو علی الترتیب دس دس پاروں کا درس دیں گے ؎

۱۴۔ دسمبر مقدمہ بہاولپور کی پیروی کے لئے جس کی تاریخ پیشی ۱۶۔ دسمبر ہے مولوی جلال الدین صاحب شمس اور شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل روانہ ہوگئے

میاں نظام الدین صاحب مہاجر ۱۳۔۱۴۔ دسمبر کی درمیانی شب فوت ہوگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؎

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے دُعا

"ہریک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالٰے اُن کے ساتھ ہو۔ اور ان کو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کردے۔ اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے۔ اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ اور تا اختتامِ سفر ان کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اَے خُدا۔ اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دُعائیں قبول کر۔ اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ کہ ہریک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔ ثم آمین"

(اشتہار ۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء)

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی رپورٹ

وسیع پیمانہ پر تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں تمام ذرائع سے پیغام حق پہنچانے کا موقعہ عطا فرمایا۔ دو نو مسلموں کے علاوہ جماعت کے دوسرے احباب نے بھی کافی حصہ لیا۔ تقریریں کرنے کے علاوہ وہ بہت سے احباب کو مسجد لائے اور انفرادی تبلیغ بھی کرتے رہے۔ پبلک لیکچرز کے علاوہ سوسائٹیوں میں تقریریں کی گئیں۔ خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ نو مسلموں کی تربیت کے لئے ہر طرح کوشش کی۔ اور ان کو عربی اُردو کے سبق پڑھائے۔ ملاقاتیں کر کے تبلیغ کرتے رہے۔

نو مسلموں کی تقریریں

اس عرصہ میں ہر اتوار کو مسجد میں جلسہ ہوتا رہا جس میں مختلف احباب تقریریں کرتے رہے۔ مسٹر سبارک احمد نیو لنگ نے قرآن مجید کی فضیلت پر تقریر کی۔ اور نہایت عمدگی سے قرآن مجید کا دوسری الہامی کتب سے مقابلہ کر کے اس کی برتری ثابت کی۔ مسٹر بلال نٹل نے اسلام کی خوبیوں پر عمدہ تقریر کی۔ اور یہ بات خوشی سے پڑھی جائے گی۔ کہ علاوہ نو مسلم مردوں کے نو مسلم خواتین نے بھی لیکچروں میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے مسز حمیدہ شاہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح پر تقریر کی جس میں حضور علیہ السلام کے حالات بیان کرنے کے بعد پر زور اپیل کی۔ کہ ہمیں صرف نام کا مسلمان نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ان بزرگوں کے نمونہ پر چل کر سچا احمدی بننا چاہیئے۔ اس کے بعد مسز کوبن نے احمدیہ جماعت پر بہت ہی عمدہ تقریر کی۔ خدا تعالیٰ نے اس قائم کردہ جماعت کے اغراض و مقاصد عمدگی سے بیان کئے۔ اور بتایا۔ کہ کیوں آج ہر نام کے مسلمان اور ہر غیر مسلم کو اس جماعت میں داخل ہونا ضروری ہے۔

نو مسلمین

انہی دنوں مسٹر اور مسز کوبن نے مسلمان ہو کر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ دونوں میاں بیوی علم دوست اور لٹریری مذاق کے ہیں۔ دونوں شاعر ہیں۔ اور اخباروں میں اچھے اچھے مضمون لکھتے ہیں۔ گزشتہ سال کرسمس کے موقعہ پر خاکسار نے لٹریری سوسائٹی میں جس کا خاکسار بھی ممبر ہے۔ ان کی ملاقات ہوئی۔ خاکسار نے تبلیغ کرنے اور دعوت دینے پر مسجد آنا شروع کر دیا۔ اور اب قریباً ایک سال کی پوری تحقیق کے بعد داخل سلسلہ ہو گئے ہیں یہ ذکر کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ مکرم جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے

ایم۔ اے کے لٹریری مذاق اور مدلل بیانات کا ان پر خاص اثر ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ان ہر دو کو استقلال عطا فرمائے۔ اور اسلام و احمدیت کے لئے ان کے وجود کو مبارک کرے احباب بھی دعا فرمائیں۔

مندرجہ بالا دو خواتین کے علاوہ مس سکینہ جنکس نے "اسلام میں عورت کی حیثیت" پر دلچسپ تقریر کی جس میں بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے عورت کے حقوق کا کوئی خیال نہ رکھا جاتا تھا۔ لیکن آپ نے عورتوں کے حقوق کا ہر طرح خیال رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ قرآن مجید میں وراثت کے احکام دیئے گئے۔ اور آخر میں عورتوں سے اپیل کی۔ کہ انہیں اس آزادی دینے والے مذہب کی مردوں سے زیادہ قدر کرنی چاہیئے۔ اور اس کی تعلیم پر ہر طرح عمل کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی قابل قدر امداد

مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جتنا عرصہ بھی یہاں ٹھیرے مشن کے کاموں میں ہر طرح حصہ لیتے رہے۔ اور گو مکرم و محترم چوہدری صاحب سننے کو کچھ گیا۔ وہ محض خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر اپنا فرض سمجھ کر کیا۔ لیکن ان کی ہر طرح کی اعانت۔ اور مدد کی وجہ سے ہم شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہیں۔ گزشتہ رپورٹوں میں ان کی یہاں کے احباب جماعت سے مروت اور متعدد تقاریر کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بھی امریکہ سے آنے کے بعد مکرم جناب چوہدری صاحب قریباً ہر اتوار اول جمعہ کو مسجد تشریف لاتے رہے۔ اور جب بھی آئے۔ ہماری خواہش کی قدر کرتے ہوئے ہمیں مستفیض کیا۔ چنانچہ تمام تقریروں کے بعد وہ اپنے خیالات کا نہایت عمدہ طریق سے اظہار کر کے اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں کے متعلق دلچسپی پیدا کرتے رہے۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے حالات سُناتے۔ اور نو مسلموں کو بہت عمدہ طریق سے وہاں کے احباب سے تعلقات پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ گزشتہ اتوار کو یہاں کی جماعت نے آپ کو الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ بہت سے غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ چوہدری صاحب وقتاً فوقتاً مشن کے متعلق بہت مفید مشورے دیتے رہے۔ اپنے دوستوں کو مسجد لاتے رہے۔ غرضیکہ ہر طرح ثابت کر دیا۔ کہ وہ اسلام اور احمدیت کے سچے خادم ہیں۔ اور اس کے لئے ہر قربانی کرنے میں عزت محسوس کرتے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے دلوں سے ان کے لئے خاص دُعائیں نکلتی ہیں۔ اور احباب جماعت سے بھی ہم یہی عرض کرتے ہیں کہ وہ آپ کی زیادہ سے زیادہ روحانی اور جسمانی ترقیات کے لئے دُعا کریں کہ ہم اس مکرم بھائی کو اس سے بہتر معاوضہ اور کوئی نہیں دے سکتے۔

جناب درد صاحب کی تقریریں

اس عرصہ میں مکرم جناب درد صاحب نے علاوہ متواتر خطبوں

اور ہر اتوار کو تقریر کرنے کے تین سوسائیٹیوں میں بھی تقریریں کیں۔ ایک میں تو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ہی بیان کی۔ دوسری میں اسلام کے متعلق تقریر کی۔ تقریر کے بعد دو اڑھائی گھنٹہ تک آپ سے اسلام کے متعلق لوگ سوالات کرتے رہے جن کے آپ نے عمدگی سے جواب دیئے۔ تیسری تقریر "سپین میں اسلام" کے موضوع پر ہوئی۔ جس میں سپین میں اسلام پھیلنے کے متعلق بحث کرتے ہوئے آپ نے صداقت اسلام کا بھی ذکر کیا۔

تقریر کے بعد سوال و جواب ہوتے رہے۔ اور لوگ عمدہ اثر لے کر گئے۔

ہائیڈ پارک میں لیکچر

خاکسار قریباً ہر ہفتہ ہائیڈ پارک میں پبلک تقریر کرتا رہا جس میں اسلام کے فضائل مختلف پہلوؤں سے بیان کئے گئے۔ اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اور عیسائیت کے بنیادی مسائل کی تردید کی گئی۔ اس طرح بہت سے لوگوں کو لٹریچر دینے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ اس کے علاوہ لٹریری سوسائٹی میں "ٹرکی میں اصلاحات" کے موضوع پر تقریر کی جس میں موقعہ نکال کر اسلام میں عورت کی حیثیت اور عربی زبان کے زندہ ہونے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح Spiritualism کے خلاف اسی سوسائٹی میں اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض دوسرے ممبروں نے بھی میری تائید کی۔

نو مسلموں کی تعلیم اور انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں ہم نو مسلموں کو عربی۔ اور اردو پڑھاتے رہے۔ قریباً چار صد اشتہار اور پمفلٹ تقسیم کئے۔ بعض گھرانوں کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔ پچاس کے قریب تبلیغی چٹھیاں لکھیں۔ مسٹر اور مسز کوبن کے علاوہ ڈاکٹر سلیمان صاحب کے بہنوئی مسٹر نور الدین صاحب آف جنوبی افریقہ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ ان کی استقامت کے لئے بھی احباب دُعا فرمائیں۔ نو مسلموں کی دینی ترقی کے لئے بعض کتابیں مقرر کر کے امتحان لیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب خاص طور پر حصہ لیتے رہے۔ اسی طرح چھ ماہ کے لئے ہر اتوار کے جلسہ کا پروگرام بنا دیا گیا ہے۔ جس میں نو مسلم مرد اور عورتیں تقریریں کریں گے۔ اور اس طرح ان کو اپنی دینی اور علمی ترقی کا موقعہ ملے گا۔ باقی آخر احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ ہماری کوششوں کے بارآور ہونے اور مشن کی زیادہ سے زیادہ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد یار۔ عارف مبلغ انگلستان۔ ۱۶۔ نومبر ۱۹۳۳ء

نتیجہ کمپارٹمنٹ درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ قادیان

اس سال درجہ رابعہ کے آخری امتحان میں تین امیدوار کمپارٹمنٹ میں آئے تھے جنکا امتحان دسمبر ۱۹۳۳ء کے شروع میں لیا گیا۔ اور تینوں طلباء شیخ عبد القادر صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کامیاب ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ کی بہترین خدمات کی توفیق دے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۷۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

ضلع ہزارہ میں احمدیوں کے خلاف بعض اشخاص کی فتنہ انگیزیاں

سیاسی اختلافات اور ذاتی تنازعات کو مذہبی رنگ دینے کی ناپاک کوشش

بے معنی شور و غوغا

صوبہ سرحد کے ضلع ہزارہ میں چند ایک افراد نے جو کانگرسی خیالات کے ہیں اور اس ضلع میں تحریک سُرخپوشی کے بانی مبانی ہیں۔ کچھ عرصہ سے وہاں کے مٹھی بھر احمدیوں کے خلاف محض سیاسی اختلافات اور بعض احمدیوں سے ذاتی تنازعات کی وجہ ایجیٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ اور بعض مقامی افسروں پر یہ کہہ کر کہ احمدیوں کی بعض حرکات سے جو وہ تبلیغ احمدیت کے سلسلہ میں کر رہے ہیں عامۃ المسلمین میں خوفناک اشتعال پیدا کر رکھا ہے۔ اپنا اثر قائم کر لیا ہے۔ حالانکہ حقیقۃ الامر یہ ہے۔ کہ سوائے ان معدودے چند شورش پسندوں کی بے وجہ مخالفت کے مسلم پبلک میں احمدیوں کے خلاف قطعاً کوئی ہیجان نہیں۔ اور نہ ہی وہ ان کی کسی حرکت سے مشتعل ہیں۔

قابل افسوس کارروائی

نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ بعض افسروں نے ان لوگوں کے اس سراسر بے بنیاد اور بے حقیقت پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر بعض ناکردہ گناہ اور امن پسند احمدیوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی شروع کر دی ہے اور یہ یقین کر لیا ہے۔ کہ فی الواقعہ مسلم پبلک احمدیوں کی مذہبی سرگرمیوں کی وجہ ان کے خلاف سخت مشتعل ہے۔ حالانکہ یہ بات سراسر غلط اور قطعاً نادرست ہے۔

مخالفت کی وجوہات

اس مخالفت کی اصل بنیاد اور علت تو صرف اتنی ہے۔ کہ یہ لوگ احمدیوں کے وجود کو اپنی سیاسی سرگرمیوں اور اس علاقہ میں حکومت کے خلاف شورش پیدا کرنے کے رستہ میں ایک زبردست روکاوٹ خیال کرتے ہیں اور انہیں اس امر کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ ان کی موجودگی میں وہ کانگرسی خیالات کی اشاعت مسلمانوں کے اندر نہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ بعض اور بھی وجوہ ہیں۔ جن کا ذکر مجملاً آئندہ سطور میں کیا جائے گا۔ اور جن میں سے ایک بھی مذہبی نوعیت کی نہیں ٭

احمدیوں کی طرف سے تحریک سُرخپوش کا کامیاب مقابلہ

بات اصل میں یہ ہے۔ کہ گذشتہ ۱۹۳۰ء میں گاندھی اردن پیکٹ کے بعد جب تحریک سرخپوشاں کے بانی خان عبد الغفار خان صاحب رہا ہو کر آئے۔ تو انہوں نے صوبہ سرحد کا دورہ کیا۔ اس وقت تک ضلع ہزارہ میں اسے کوئی قبولیت حاصل نہ تھی۔ جن لوگوں نے اس وقت احمدیوں کے خلاف شور و شر بپا کر رکھا ہے۔ انہوں نے انہیں اس ضلع کے اہم مقامات یعنی مانسہرہ۔ بفہ وغیرہ آنے کی دعوت دی۔ اس پر احمدیوں نے جو قیام امن اور آئین پرستی کے لئے مذہباً مکلف ہیں۔ اپنے علاقہ کو اس فتنہ انگیز تحریک سے پاک رکھنے کا تہیہ کیا۔ اور اگرچہ وہ قلیل التعداد اور بہت سے کمزور تھے۔ تاہم انہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعہ اس تحریک کے مضرات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے زبردست جدوجہد کی۔ بڑے بڑے پوسٹر شائع کئے۔ اور ہر طرح سے مردانہ وار اس کا مقابلہ کیا۔ ان کی ان امن پسندانہ جدوجہد کا ریکارڈ پولیس میں موجود ہے۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ کے کالموں میں بھی اس کا ذکر آ چکا ہے۔ ان کی اس اولوالعزمانہ سعی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان لوگوں کی دال نہ گل سکی۔ اور انہیں اپنی کوششوں میں سخت ناکامی ہوئی۔ اور ہر وقت احمدیوں سے انتقام لینے کی فکر میں رہنے لگے ٭

انتخابات میں ایک سرگرم سرخپوش کی ناکامی

اس کے بعد ۱۹۳۲ء میں جب صوبہ سرحد کو اصلاحات ملیں۔ اور انتخابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو اس ضلع کے ایک حلقہ سے ایک سرگرم سرخپوش فقیر اخان صاحب ملکپوری بطور امیدوار کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے احمدیوں کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن احمدیوں نے اس سے صاف انکار کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ ناکام رہے۔ اور ان کے مدمقابل عباس خان صاحب مانسہروی جنہیں احمدیوں کی تائید حاصل تھی۔ کامیاب ہو گئے ٭

انجمن اسلامیہ و جماعت احمدیہ

اس کے بعد ایک اور واقعہ ہوا۔ ایبٹ آباد میں ایک انجمن اسلامیہ قائم ہے۔ اس کے بانی مبانی چونکہ ایک احمدی یعنی شیخ نور احمد صاحب پلیڈر مرحوم تھے جو مسلسل کئی سال تک بحیثیت صدر اسے کامیابی کے ساتھ چلاتے رہے ہیں اس لئے طبعاً احمدیوں کو اس انجمن کے کاموں سے دلچسپی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس کی بہبودی کا خیال رکھتے ہیں۔ اس انجمن کی تحویل میں کچھ جائداد بھی ہے اور ایک مڈل سکول اس کے زیر اہتمام چل رہا ہے۔ اور جیسا کہ عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے زیر انتظام چلنے والے ادارات میں عام طور پر اس وجہ سے گڑبڑ ہی رہتی ہے۔ کہ کارکن قومی اور ملی مفاد پر ذاتی فوائد کو مقدم رکھتے ہیں۔ اس کے انتظامات میں بھی بہت سے نقائص اور بے ضابطگیاں تھیں جنہیں دیکھ کر صاحبزادہ نواب سر عبد القیوم خان صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ سکول اور جائداد دونوں اسلامیہ کالج پشاور کے ساتھ ملحق کر دیئے جائیں اور چونکہ یہ تجویز نہایت مفید تھی۔ کالج مذکور کے بعض احمدی والنٹیئرز نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اسے عملی صورت دینے کے لئے پوری کوشش کی۔ اور چونکہ اس تجویز کا بروئے کار آنا انجمن مذکور کے بعض کارکنوں کے ذاتی مفاد کے لئے مضر تھا اس لئے وہ احمدیوں کے اس تائید کی وجہ سے سخت دشمن ہو گئے ٭

مولوی محمد اسحاق صاحب کی آتش عناد میں اشتعال

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور معاند مولوی محمد اسحاق بھی اپنی سرگرمیوں کے رستہ میں احمدیوں کو ایک ناقابل عبور سد راہ سمجھتے تھے۔ اور اس وجہ سے ہمیشہ ان کے خلاف بد زبانی کرتے رہتے۔ گذشتہ سال انہوں نے اپنی مسجد میں ایک شخص کو احمدی سمجھ کر بری طرح زد و کوب کیا۔ اور اس قانون شکنی پر کرنل پارسنز صاحب نے جو اس وقت اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ مولوی مذکور کا چالان کر دیا۔ اور اگرچہ یہ اس کی اپنی بے ہودگی کی سزا تھی۔ لیکن اس نے احمدیوں کے خلاف اس کی عداوت و عناد کی جلتی ہوئی آگ پر تیل کا کام دیا ٭

ایک احمدی سے بعض غیر احمدیوں کا تنازعہ

اسی طرح بفہ میں اللہ داد خان اور ان کے برادران رحمت خان اور سجاد خان سرگرم سرخپوش ہیں۔ اور خان عبد الغفار خان صاحب نے ان کے مکان پر قومی جھنڈا بھی نصب کیا تھا۔ ان کے اور ایک احمدی دوست قلیچ خان صاحب کے مابین ایک یتیم کی جائداد کے متعلق بالا کوٹ میں ایک تنازعہ ہے جس کی وجہ سے احمدی ان کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتے ہیں۔ اور ان کا وجود انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا ٭

مخالفین کی ایک میٹنگ اور آزاد پارٹی کا ظہور

غرضیکہ ان وجوہات کی بناء پر یہ چند لوگ احمدیوں کے سخت خلاف ہیں اور ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے احمدیت کو اگر ملک سے نہیں تو کم از کم اپنے علاقہ سے تو ضرور خارج کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی غرض کے پیش نظر ۱۹۳۳ء مئی میں میر ولی اللہ صاحب پلیڈر و صدر انجمن اسلامیہ کی صدارت میں ایک جلسہ کیا گیا۔ مولوی محمد اسحٰق۔ مولوی غلام ربانی لودھی۔ میر ولی اللہ اور مولوی حمید الدین آف خاکی کو اس کے لئے ایک سکیم طیار کرنے کے لئے منتخب کیا گیا۔ اس جلسہ کی مختصر کارروائی اخبار نوجوان سرحد ۱۲- مئی ۱۹۳۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے تھوڑا ہی عرصہ بعد ایک آزاد پارٹی معرض وجود میں آئی جس کی زمام صدارت صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل کے ناکام امیدوار فقیر اخان صاحب کے ہاتھ میں تھی۔ اور اس پارٹی کی شاخیں تمام ضلع میں قائم کی گئیں ٭

دلآزار لیکچر اور اشتعال انگیز لٹریچر

انجمن اسلامیہ کی اعانت وحمایت میں اس پارٹی نے احمدیوں کے خلاف نہایت ہی دلآزار اور حد درجہ اشتعال انگیز لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا۔ اور نہایت گندا لٹریچر شائع کرنا شروع کیا۔ اور احمدیوں کے خلاف نہایت آزادی اور بے خوفی کے ساتھ پروپیگنڈا کرنے لگے۔ حتیٰ کہ احمدیوں کو سرکاری عدالتوں میں واجب القتل اور گردن زدنی قرار دیا جانے لگا چنانچہ مولوی محمد اسحاق نے ہری پور ہزارہ کی ایک عدالت میں شہادت دیتے ہوئے برملا اس کا اعلان کیا۔ اور انجمن اسلامیہ کے تنخواہ دار ملاؤں نے قریہ بقریہ اور شہر بشہر پھر کر احمدیوں کے بائیکاٹ کا وعظ شروع کیا۔ اور اس کے باوجود کسی قسم کی قانونی گرفت سے محفوظ رہے

سرکاری حکام سے جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی ملاقات

ان تمام حالات کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مقامی احمدیوں کی طرف سے دی گئی۔ اور آپ نے اپنے سکرٹری جناب سید زین العابدین صاحب کو بھیجا۔ کہ جا کر بچشم خود تمام حالات کا مطالعہ کریں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو افسران تک اس معاملہ کو پہنچائیں۔ چنانچہ مئی ۳۳ء میں جناب سید صاحب موصوف تشریف لائے۔ اور مسٹر کننگھم کرنل پارسنز ڈپٹی کمشنر اور خان بہادر شیخ محبوب علی صاحب اسسٹنٹ کمشنر سے ملاقاتیں کر کے ان کو جملہ حالات سے آگاہ کیا۔ اور ضلع ہزارہ جیسے علاقے میں اس قسم کے شرانگیز پروپیگنڈا کے لازمی نتائج کی طرف ان کی توجہ مبذول کی۔ لیکن ان افسروں کی طرف سے اس کے متعلق کوئی کارروائی ہوئی یا نہیں۔ اس کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ مگر اتنا یقینی ہے۔ کہ اس کے بعد اس شرارت میں کسی کمی کے بجائے برابر زیادتی ہی ہوتی گئی۔ حالانکہ احمدی وقتاً فوقتاً مقامی افسران سے مل کر دادرسی کے خواہاں ہوتے رہے

ناقابل برداشت دلآزاری

اس دوران میں کرنل پارسنز صاحب چلے گئے۔ جس سے ان لوگوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے۔ اور ان کی طرف سے اس قدر گند اچھالا جانے لگا جو ناقابل برداشت تھا۔ سرحد کے اخبارات نوجوان سرحد۔ پیغام سرحد۔ شیر سرحد وغیرہ کے فائل اس پر گواہ ہیں۔ ان اخبارات کے علاوہ مختلف ٹریکٹ شائع کئے گئے۔ جو جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی پر دلآزار اور گندے حملوں سے پر ہیں ؛

ڈپٹی کمشنر صاحب سے احمدیہ وفد کی درخواست

امن پسند اور آئین پرست احمدیوں کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کہ وہ افسران بالا کو پھر اپنی مظلومیت کی داستان سنائیں اور ان سے اس فتنہ انگیزی کے انسداد کے لئے درخواست کریں۔ چنانچہ احمدیوں کا ایک وفد ۱۹ ار نومبر کو اس غرض سے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسے یہ معلوم کر کے انتہائی مایوسی ہوئی۔ کہ ضلع میں امن کے قیام کے ذمہ دار افسر نے اس تمام شرانگیزی سے اپنی قطعی لاعلمی کا اظہار کیا۔ وفد نے ان کی خدمت میں اس تمام لٹریچر کی کاپیاں پیش کیں۔ جو گذشتہ ماہ میں شائع کیا گیا تھا۔ اور مولوی محمد اسحاق اور لال حسین اختر وغیرہ کی

شرانگیز تقریروں کے حوالے دیئے

خواجہ فضل کریم کا پمفلٹ

چونکہ اس قدر لمبے عرصہ تک احمدیت کے خلاف سخت معاندانہ پروپیگنڈا ہوتا رہا۔ جس میں لوگوں کو احمدیت سے بدظن کرنے کے لئے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر طرح طرح کی الزام تراشیوں اور بہتان طرازیوں سے کام لیا گیا تھا اس لئے حق پسند لوگوں کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے خواجہ فضل کریم صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بالاکوٹ نے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بے بنیاد حملوں کا جواب دیا۔ اس پمفلٹ کی بنیاد کلیۃً ان تفاسیر پر ہے جو مسلمانوں میں مستند سمجھی جاتی ہیں۔ اور جن کے مفسروں کو مذہبی علماء کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر کسی کو اعتراض ہو سکے۔ یا جس سے کسی کی دلآزاری ہو سکے۔

مخالفین کی عجیب دلآزاری

یہ پمفلٹ ستمبر میں شائع ہوا۔ لیکن کسی کی طرف سے بھی اس کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ احمدیت کے اشد ترین مخالفوں نے بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ لیکن نومبر کے آغاز میں یعنے اس کی اشاعت سے قریباً ڈیڑھ ماہ بعد عین اس وقت جبکہ قلیچ خان صاحب احمدی کے ساتھ اللہ داد خان اور اس کے برادران کا جائداد کے متعلق تنازعہ نازک مرحلہ پر پہنچ چکا تھا۔ اللہ داد خان مذکور اور اسکی پارٹی نے ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس جا کر شکایت کی۔ کہ اس سے مسلم پبلک کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگی ہے۔

خواجہ صاحب کی گرفتاری

انصاف پسند دنیا یہ معلوم کر کے ورطۂ حیرت میں پڑ جائے گی۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے جنہیں اس قدر لمبے عرصہ تک احمدیوں کے خلاف اس قدر زبردست مخالفانہ اور حد درجہ دلآزار اور اشتعال انگیز تحریری و تقریری پروپیگنڈا کا کوئی علم تک نہ ہوا تھا۔ اور جنہوں نے احمدیوں کی شکایات سننے کے بعد اس کے انسداد کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ اللہ داد خان اور اس کی پارٹی کی شکایت سنتے ہی خواجہ صاحب موصوف کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے۔ اور اگلے ہی روز آپ کو گرفتار کر کے حوالات میں ڈال دیا گیا۔

احمدیوں کے خلاف شورش کا فقدان

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس پمفلٹ سے مسلم پبلک میں کوئی ہیجان اور اشتعال قطعاً نہیں تھا۔ اور یہ شکایت محض ذاتیات کی بناء پر کی گئی تھی۔ اور اس کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ احمدیوں کو نقصان پہنچا کر اپنی آتشِ انتقام کو فرو کیا جائے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ اور ہم بلا خوف تردید کر سکتے ہیں۔ کہ باوجودیکہ انجمن اسلامیہ آزاد پارٹی اور ان کے تنخواہ دار ملازمین ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کے خلاف پوری شدت کیساتھ معاندانہ اور منظم پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسلم پبلک میں جماعت کے خلاف قطعاً کوئی ایجی ٹیشن نہیں تھا۔ خیر اس کو نیچا دکھانے

کے اس فعل پر کسی قسم کی رائے زنی کئے بغیر یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اس گرفتاری نے اس ضلع میں احمدیوں کی پوزیشن کو نازک بنا دیا ہے۔ اور اس سے وہ لوگ جو پہلے احمدیوں کے جانی دشمن ہیں۔ اور بھی دلیر ہو گئے ہیں۔ اس سے پبلک پر بھی یہ اثر ہونا لازمی ہے کہ ذاتی تنازعہ کا احمدیوں سے انتقام اس طرح لیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ غلط طریق جاری رکھا گیا۔ تو احمدیوں کو جو پہلے ہی اقلیت میں ہیں۔ سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ اسی قسم کی کارروائیوں سے متاثر ہو کر میونسپل کمیٹی ایبٹ آباد نے وہاں کی جماعت کو اپنی مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ اس پر ان کا سالہا سال سے قبضہ چلا آتا ہے۔ اور مزید ستم یہ ہے۔ کہ یہ سراسر غیر منصفانہ کارروائی اس وقت ہوئی۔ جبکہ کمیٹی کی صدارت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کر رہے تھے۔ معاصر پیغام صلح کا بیان ہے۔ کہ مولوی محمد اسحٰق نے ایک عدالت میں شہادت دیتے ہوئے فخریہ کہا۔ کہ میرے پروپیگنڈا اور التجا پر میونسپل کمیٹی ایبٹ آباد نے مرزائیوں کی مسجد کی تعمیر بھی نامنظور کر دی

بعض افسروں کا قابل اعتراض رویہ

ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ جوڈیشنل اور پولیس کے بعض ذمہ دار ہندو اور سکھ افسروں کا رویہ بھی احمدیوں کے متعلق متعصبانہ ہے۔ اور سرکردہ مخالفین کے ساتھ باوجود اس کے کہ وہ سرخپوش اور کانگرسی ہیں۔ ان کے گہرے تعلقات ہیں۔ اور انہیں ان لوگوں کی طرف سے پارٹیاں دی جاتی ہیں۔ اور جب مقدمات سے باز پرس کرنیوالے افسروں کی انکے لیڈروں سے اسقدر بےتکلفی ہو تو نتیجہ ظاہر ہے

بے بنیاد اعتراض

جماعت احمدیہ کے خلاف ان لوگوں کی طرف سے یہ شکایت بھی کی گئی ہے۔ کہ وہ قریہ بقریہ پھرتے ہیں۔ اور مناظرے منعقد کرتے ہیں جس سے لوگوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ یہ شکایت کرنیوالوں کو ڈپٹی کمشنر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کے نمائندوں نے چیلنج کیا تھا۔ کہ وہ اسے درست ثابت کریں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ گذشتہ تین سال میں اس ضلع میں کوئی مناظرہ ہوا ہی نہیں۔

ضلع ہزارہ میں احمدی افسر

پھر کہا جاتا ہے۔ کہ اس ضلع میں احمدی افسر اپنے رسوخ کو کام میں لا کر اشاعت احمدیت کرتے ہیں۔ لیکن بمصداق دروغگو را حافظہ نباشد انکو اتنا بھی یاد نہیں۔ کہ چار سال سے اس ضلع میں کوئی احمدی افسر آیا ہی نہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ احمدی افسروں کی موجودگی میں چونکہ انکی اینٹی گورنمنٹ تحریکات اور حکومت کا تختہ الٹ دینے والی کارروائیاں پنپ نہیں سکتیں۔ اس لئے یہ ان کے تصور سے ہی گھبراتے رہتے ہیں ؛

صوبہ سرحد کے اعلےٰ حکام سے اپیل

پس ہم صوبہ سرحد کے اعلےٰ حکام کو پورے زور کے ساتھ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف مفسدہ پرداز لوگوں کی شرارتوں کے سدباب کے لئے کوئی مؤثر کارروائی کریں۔ وگرنہ چند ایک امن پسند اور وفادار احمدیوں کے لئے اس ضلع میں سخت خطرہ ہے۔ باقی رہا خواجہ فضل کریم صاحب کے پمفلٹ سے مسلم پبلک میں اشتعال پیدا ہونا۔ سو یہ محض فسانہ ہے۔ سوائے ان چند ایک اشخاص کے جنہیں احمدیوں سے یا تو اس وجہ سے کہ وہ انکی امن سوز سیاسی تحریکات کو کامیاب نہیں ہونے دیتے اور یا ذاتی تنازعات کی بناء پر عناد ہے۔ اور انہوں نے انکا نام مسلم پبلک میں

اشتعال رکھ کر احمدیوں سے انتقام لینے کی ٹھانی ہے۔ اور اگر افسران اور حکام بھی انکی اس چالبازی کا شکار ہو گئے۔ اور جیسا کہ ابتک ہوا ہے۔ اپنے غلط طریق عمل سے انکی پیٹھ ٹھونکتے اور حوصلہ افزائی کرتے رہے تو اسکا ایک نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ احمدیوں کے لئے وہاں جینا مشکل ہو جائیگا

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

ایک غیر احمدی کے سوالات کے جواب

کیا حضرت مسیح موعودؑ دائم المرض تھے؟

راہوں ضلع جالندھر کے ایک صاحب چودھری غلام مرتضٰی نامی نے کچھ عرصہ ہوا۔ ایک کارڈ ارسال کیا تھا۔ جس میں جواب شائع کرنے کی غرض سے سوالات لکھنے سے قبل تمہیداً لکھا تھا۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

"جماعت احمدیہ تبلیغ کی ڈینگیں تو بڑی مارتی ہے۔ کہ ہم یورپ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ امریکہ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر میرے سوالوں کا جواب تو کبھی کوئی نہیں دیتا۔ میں تو جانتا ہوں۔ یہ سب پروپیگنڈا ہی پروپیگنڈا ہے"

چودھری صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ محض اس وجہ سے کہ آپ کے خیال میں آپ کے سوالوں کا جواب تو کبھی کوئی نہیں دیتا۔" جماعت احمدیہ کی جملہ تبلیغی مساعی "ڈینگیں مارنے" میں تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ اور اس کا تمام کام "پروپیگنڈا ہی پروپیگنڈا" قرار نہیں پا سکتا۔

ہمارا قول و فعل

کسی جماعت کے کام کو جانچنے کے لئے آپ نے جو معیار مقرر کیا ہے۔ وہ کسی صاحب فہم و فراست انسان کے نزدیک معقول نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ دنیا کے سامنے اپنے آباؤ اجداد کے تبلیغی کارنامے پیش نہیں کرتی۔ گذرے ہوئے زمانہ کی داستانیں نہیں سناتی۔ عہد ماضی کے قصے بیان نہیں کرتی۔ وہ جو کچھ کہتی ہے اسے کر کے بھی دکھاتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ پہلے کرتی ہے اور پھر اس کا ذکر کرتی ہے۔ اور وہ بھی جبکہ اس کا کوئی موقعہ اور محل ہو۔ اور اس سے اشاعت اسلام میں کوئی مدد مل سکتی ہو۔

جماعت احمدیہ کا ٹھوس کام

ہم اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ توفیق کے ماتحت یورپ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ امریکہ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ بلکہ اور بھی بہت سے غیر ممالک میں جنکا ذکر آپ نے بوجہ لاعلمی نہیں کیا۔ تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ ہماری ان تبلیغی مساعی سے لاکھوں کروڑوں مخالف و موافق دوست۔ دشمن۔ مسلم و غیر مسلم۔ عیسائی و موسائی۔ ہندو سکھ۔ احمدی غیر احمدی آگاہ ہیں۔ بلکہ ان کے ٹھوس نتائج کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اور پھر ہماری اس کامیابی کا ان میں سے بعض مختلف مواقع پر اظہار بھی کر چکے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر راہوں کے چودھری غلام مرتضٰے صاحب کو یہ سب "پروپیگنڈا ہی پروپیگنڈا" نظر آتا ہے۔ تو اس کا ہمارے پاس کیا علاج ہے۔

ایک غلط اصل اور معیار

اب ہم آپ کے سوالات کو لیتے ہیں جنکا جواب "کبھی کوئی نہیں دیتا"۔ پہلا سوال آپ کا یہ ہے۔ کہ دائم المریض شخص کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ مرزا صاحب "دائم المریض شخص تھے۔ وہ نبی کیسے ہو سکتے ہیں"۔ اس کے متعلق سب سے پہلے یہ عرض ہے کہ یہ اصول آپ نے کہاں سے لیا۔ کہ دائم المریض شخص کے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ کیا یہ کسی قرآنی آیت سے ماخوذ اصل ہے کسی حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ یا کیا طبی طور پر کوئی مستند اور مسلمہ تھیوری ہے۔ اگر یہ کسی پہلو سے بھی کوئی مسلمہ اصل یا ثابت شدہ تھیوری نہیں۔ تو آپ کو یا کسی شخص کو کیا حق ہے۔ کہ کسی مامور کی صداقت کو پرکھنے کے لئے اول تو خود ہی ایک معیار مقرر کرے اور پھر اس کے رو سے اس کے ماننے والوں سے مطالبہ کرے۔ کہ اس کی صداقت ثابت کرو۔ پس آپ کا یہ خود ساختہ معیار ہے جو ہرگز قابل التفات نہیں۔

صداقت مسیح موعودؑ کے پرکھنے کا صحیح طریق

آپ کو قرآن کریم کی اتباع کا دعوےٰ ہے۔ اور قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اس میں ایک مامور من اللہ ہونے کے مدعی کی صداقت یا بطالت کو پرکھنے کے لئے کوئی اصول و معیار نہ بتائے گئے ہوں۔ پس اگر آپ کو واقعی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تحقیق کا شوق ہے۔ تو قرآن کریم کی طرف رجوع کریں۔ ایک مدعی کے صدق و کذب کے جو معیار اس نے بتائے ہیں۔ ان کے رو سے حضرت مرزا صاحب کو پرکھیں۔ اور اگر آپکو ان کے مطابق نہ پائیں۔ تو آپ بے شک انکار میں حق بجانب ہونگے لیکن خود ہی ایک اصول وضع کر کے اور اپنے پاس سے ہی ایک معیار مقرر کر کے دوسروں سے مطالبہ کرنا۔ کہ اس کے رو سے صداقت ثابت کرو۔ ایک نہایت ہی ناموزوں اور غیر مناسب فعل ہے۔

مسیح موعود کی صداقت کی ایک علامت

قرآن کریم اور احادیث نبوی کی رو سے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے پر تدبر اور فکر نہ کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ آپ حضور کے بیمار رہنے کو آپ کے نبی نہ ہونے کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں۔ وگرنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اگر حضور کے دعوے پر آپ کو غور کرنے کی توفیق ہوئی ہوتی۔ تو آپ پر یہ واضح ہو جاتا۔ کہ یہ دراصل آپ کی صداقت کی ایک علامت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کی علامتوں میں سے ایک علامت بین مھزودتین یعنے دو زرد چادروں میں لپٹا ہوا۔ بیان فرمائی ہے۔ دیکھو ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال۔ اور یہ امر متفقہ ہے کہ زرد چادر سے مراد بیماری ہوتی ہے۔ پس گو اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دو بیماریاں لاحق تھیں یعنے دوران سر اور ذیابطیس۔ لیکن اس سے آپ کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارشاد فرمودہ ایک علامت ان کے ذریعہ آپ کے وجود میں نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا بیان اپنی بیماریوں کے متعلق

اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ تو یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ان بیماریوں کا اثر صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے تک ہی محدود تھا۔ وگرنہ ان عوارض کے وہ خطرناک نتائج جن کا ظہور اطباء کے نزدیک مسلم ہے۔ ان سے اللہ تعالےٰ نے آپکو محفوظ رکھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ حضور لکھتے ہیں:۔

"مجھے دو بیماریاں مدت دراز سے تھیں۔ ایک شدید دردسر جس سے میں نہایت بے تاب ہو جاتا تھا۔ اور ہولناک عوارض پیدا ہو جاتے تھے۔ اور یہ مرض قریباً ۲۵ برس تک دامن گیر رہی اور اس کے ساتھ دوران سر بھی لاحق ہو گیا۔ اور طبیبوں نے لکھا ہے۔ کہ عوارض کا آخری نتیجہ مرگی ہوتی ہے۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب قریباً دو ماہ تک اس مرض میں مبتلا ہو کر آخر مرض صرع میں مبتلا ہو گئے۔ اور اسی سے ان کا انتقال ہو گیا لہٰذا میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ان امراض سے مجھے محفوظ رکھے۔ ایک دفعہ عالم کشف میں مجھے دکھائی دیا۔ کہ ایک بلا سیاہ رنگ چارپائے کی شکل پر جو بھیڑ کے قد کی مانند اس کا قد تھا۔ اور بڑے بڑے پنجے تھے۔ میرے پر حملہ کرنے لگی۔ اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہی صرع ہے۔ تب میں نے اپنا دہنا ہاتھ زور سے اس کے سینہ پر مارا۔ اور کہا۔ کہ دور ہو۔ تیرا مجھ میں حصہ نہیں

تب خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ بعد اس کے وہ خطرناک عوارض جاتے رہے۔ اور وہ درد شدید بالکل جاتی رہی۔ صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تا دو زرد رنگ چادروں کی پیشگوئی میں خلل نہ آئے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے۔ جو مجھے لاحق ہے۔ جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے۔ اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ ڈاکٹروں کے تجربہ کے رو سے انجام ذیابیطس کا یا تو نزول الماء ہوتا ہے۔ اور یا کاربنکل یعنی سرطان کا پھوڑا نکلتا ہے۔ جو مہلک ہوتا ہے۔ سو اسی وقت نزول الماء کی نسبت مجھے الہام ہوا۔ انزلت الرحمۃ علی ثلث العین وعلی الاخریین یعنی تین عضو پر رحمت نازل کی گئی۔ آنکھ اور دو اور عضو پر۔ اور پھر جب کاربنکل کا خیال میرے دل میں آیا۔ تو الہام ہوا۔ السلام علیکم۔ سو ایک عمر گذری۔ کہ میں ان بلاؤں سے محفوظ ہوں۔ فالحمد للہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۳)

بیماریوں کا حضرت مسیح موعودؑ پر اثر

ان الفاظ سے بخوبی یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضور کو بے شک یہ دو عوارض لاحق تھے۔ لیکن صرف پیشگوئی کے پورا ہونے تک ہی ان کا اثر محدود تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ کی ذات پر خاص فضل اور آپ کے اس کی طرف سے منصور ہونے کی ایک دلیل تھی کہ اطباء اور ڈاکٹروں کے نزدیک ان بیماریوں کے جو خطرناک اور مہلک نتائج نکلتے ہیں۔ ان سے آپ کلیتہً محفوظ رہے۔ جو صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ان بیماریوں کا حقیقتاً آپ کی جسمانی اور دماغی قوتوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اگر ان امراض کے نتیجہ میں آپ کی جسمانی حالت پر کوئی اثر ہوتا۔ تو وہ عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہوتا۔ اور اگر دماغی قوتیں اس سے کوئی مضر اثر قبول کرتیں تو ظاہر ہے۔ کہ آپ اس قدر دماغی کام ہرگز نہ کر سکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان کام

کیا کوئی عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ تسلیم کر سکتا ہے۔ کہ ایک ماؤف دماغ کا شخص مذہبی دنیا میں اس قدر انقلاب عظیم پیدا کر سکتا ہے۔ اور تعلیم یافتہ ہندوستان کے منتخب طبقہ کو اپنی بے نظیر قابلیت اور لاجواب قرآن دانی کا اعتراف کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں اسی کے قریب کتب تالیف کیں۔ اشتہارات و پمفلٹ جو بجائے خود ایک ضخیم تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں ان کے علاوہ ہیں۔ پھر تقاریر۔ اور احباب کی محفلوں میں علمی مسائل کا حل اور قرآنی معارف کا بیان ایک جداگانہ چیز ہے۔ جو عمر بھر آپ نے جاری رکھا۔

آپ کا استقلال اور دلیری

علاوہ ازیں آپ ایک مستعد اور بہادر سپاہی کی طرح نہایت جرأت کے ساتھ اپنے مخالفین کا جو ہر چہار طرف سے حملہ آور ہو رہے تھے۔ مقابلہ کرتے رہے اور ایک دنیا گواہ ہے کہ کبھی کسی سے مغلوب نہیں ہوئے۔ بلکہ دشمنوں کو زک دینے اور ان پر حجت تمام کرنے کی غرض سے آپ نے دور دراز مقامات کے سفر اختیار کئے۔ دشمنوں کی طرف سے آپ کی ہر قسم کی مخالفت کی گئی۔ حتیٰ کہ مذہبی اختلافات ذاتی عناد اور کینہ کی صورت اختیار کر گیا۔ اور آپ پر جھوٹے مقدمات دائر کئے گئے۔ اور آپ کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے گئے۔ لیکن آپ نے ان ساری باتوں کا نہایت استقلال اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ اور ایک چٹان کی طرح اسی مقام پر کھڑے رہے جہاں روز اول سے کھڑے ہوئے تھے۔

اہل انصاف سے اپیل

یہ سب حالات پیش کر کے ہم انصاف کے نام پر دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا کوئی دائم المریض شخص اس قدر کام کر سکتا ہے کیا کوئی ماؤف دماغ اپنی بے نظیر قوتوں اور استعدادوں کا ایسا شاندار مظاہرہ کر سکتا ہے۔ اس قدر جرأت۔ ہمت۔ استقلال اور پامردی کا ثبوت پیش کر سکتا ہے۔ آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو پھر اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عوارض نے آپ پر اس قسم کا اثر نہیں کیا کہ سمجھا جا سکے۔ آپ کام کرنے کی اہلیت سے عاری ناکارہ اور ناقابل اعتماد ہو گئے تھے۔ بلکہ ان بیماریوں کا تعلق صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے تک ہی محدود تھا۔

قابل توجہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں آپ کی توجہ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ریزولیوشن ۵۵۹ (۳۴/۳۳) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کے رو سے آپ کے ذمہ صیغہ ہذا کی تحریک وصایا کا کام بھی ہے۔ مگر اس وقت تک اس سلسلہ میں آپ کی کارگذاری کی کوئی رپورٹ مجھے نہیں پہونچی۔ مہربانی کر کے اپنی ہفتہ وار رپورٹ ہر شنبہ کو دفتر ہذا میں پہنچا دیا کریں۔ تا صیغہ ہذا کی رپورٹ کے ساتھ جو ہر یکشنبہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجی ہوتی ہے۔ شامل کی جا سکے۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان)

ابن بغاء کے معنے

بعض غیر احمدی مولوی صاحبان ذریۃ البغایا کے خلاف منشائے متکلم خود ساختہ معنے کر کے جہلاء کو بھڑکایا کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے پیش کردہ معانی کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل شعر جھوم جھوم کر پڑھا کرتے ہیں۔

اذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

کہ حضرت اقدس نے اس شعر میں سعد اللہ لدھیانوی کو ابن بغاء یعنے کنجری کا بیٹا لکھا ہے۔

میں ذیل میں حضرت اقدس کا قول درج کرتا ہوں۔ جس سے ابن بغاء کے معنے کی اصل حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ اس کے معنی "کنجری کا بیٹا" نہیں۔ بلکہ ہدایت سے دور یعنے سرکش انسان ہے۔ لکھا ہے۔

"سعد اللہ لدھیانوی کا ذکر ہوا۔ تو فرمایا۔ کہ میں نے اپنے قصیدہ انجام آتھم میں اس کے متعلق لکھا تھا

اذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

"یعنی خباثت سے تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اگر تو اب رسوائی سے ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ٹھیرونگا اے سرکش انسان۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۷ء جلد ۱۱ نمبر ۷ صفحہ ۱۲ کالم ۲ سطر ۸ تا ۱۲)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زبان مبارک سے "ابن بغاء" کے معنی "سرکش انسان" فرمائے ہیں۔

(خاکسار:- بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر)

بیت المال کا نہایت ضروری اعلان

بعض احباب نے اپنی غیر معمولی مجبوریوں کے ماتحت چندہ میں کسی نہ کسی قسم کی رعایت کی درخواست کی ہے۔ ان سب درخواستوں پر انشاء اللہ ایام جلسہ میں فیصلہ کر دیا جائیگا۔ اگر کوئی دوست اور بھی درخواست دینا چاہیں۔ تو وہ جلد بھیجدیں۔ جلسہ پر فیصلہ کرنیکے بعد پھر کسی کے بجٹ میں کمی نہیں کی جائے گی۔

جن جماعتوں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ انہیں بذریعہ خطوط اطلاع دی گئی ہے۔ اگر کسی جماعت کی طرف سے درخواستیں بھیجی گئی ہوں۔ اور بیت المال کا کوئی خط انہیں نہ ملا ہو۔ تو وہ فوراً اپنی درخواستیں پھر بھجوا دیں۔ تا اگر پہلی درخواستیں نہ پہنچی ہوں۔ تو دوسری درخواستوں پر فیصلہ ہو جائے۔ ایسی درخواستوں پر لوکل جماعت میں پیش ہو کر جماعت کی طرف سے رپورٹ ہوتی ضروری ہے۔ (ناظر بیت المال)

مُسلم سیاست کی دو آنکھیں

میاں سر فضل حسین اور چوہدری ظفر اللہ خان

جناب محترم خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے موقر جریدہ روزنامہ عادل ۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۳ء کے صفحۂ اوّل پر اپنے نام سے مذکورہ بالا عنوانات دے کر جلی الفاظ میں حسب ذیل نوٹ درج کیا ہے:

"اگر خدا نے ہندو قوم کو گاندھی اور جواہر لال اور مالوی جیسے مخلص اور لائق لیڈر دیئے ہیں۔ تو مسلمانوں کو بھی میاں سر فضل حسین اور چودھری ظفر اللہ جیسے سراپا اخلاص اور لیاقت سے بھرپور لیڈر عطا فرمائے ہیں۔ یہ دونوں مسلمانوں کی سیاست کی دو آنکھیں ہیں۔ یہ دو سانس ہیں۔ جو بظاہر دو۔ مگر درحقیقت ایک ہی ہیں۔ اور مُسلمان قوم ان دونوں کے وجود پر فخر کرتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی شکر گزار ہے۔ کہ اس نے اس قحط الرجال میں ایسے رہنما اس کو دیئے ہیں۔ جو حریفوں میں بھی بے مثل مانے جاتے ہیں۔

میاں سر فضل حسین نے ہندوستان میں اور چودھری ظفر اللہ نے انگلستان میں مسلمانوں کی بے کس قوم کی جو سیاسی خدمات انجام دی ہیں۔ ان کو موجودہ مسلمانان ہند اور ان کی آئندہ نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ آج چودھری ظفر اللہ خانصاحب اپنی مُسلمان قوم کی خدمات انجام دے کر انگلستان سے واپس آئے ہیں۔ اور پایۂ تخت دہلی کے مُسلمان تمام مُسلمانان ہند کی طرف سے اپنی آنکھوں کا فرش اُن کے راستہ میں بچھاتے ہیں۔ حسن نظامی ۹۔ دسمبر ۱۹۳۳ء"

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا دہلی میں شاندار استقبال

دہلی سٹیشن پر مسلمان لیڈروں اور عوام کا ہجوم

ممبران اسمبلی اور مُسلمانانِ ہند کی طرف سے آپ کو سنہری ہار پہنائے گئے

معزز معاصر "عادل" (۱۳۔ دسمبر) لکھتا ہے

"۹۔ دسمبر دہلی۔ آج رات کو ساڑھے نو بجے فرانٹیر میل سے چودھری ظفر اللہ خان صاحب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس سے واپس تشریف لائے۔ دہلی اسٹیشن پر مسلمانوں کا ایک جم غفیر استقبال کے لئے موجود تھا جن میں حسب ذیل اصحاب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب ممبر گورنمنٹ ہند۔ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سی۔ آئی۔ ای ممبر اسمبلی۔ محمد یامین خان صاحب ممبر اسمبلی۔ کنور اسمٰعیل علی خاں صاحب ممبر اسمبلی۔ مولانا شفیع داؤدی صاحب ممبر اسمبلی۔ خان صاحب ایس ایم عبداللہ صاحب۔ خانصاحب حاجی رشید احمد صاحب۔ خانصاحب حافظ محمد صدیق صاحب ملتانی۔ مسٹر صالح حیدری انڈر سکرٹری زراعت۔ اشتیاق احمد صاحب چشتی۔ مسٹر نادر شاہ۔ مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر عادل۔ محمد انوار صاحب ہاشمی ایڈیٹر اسلامی دُنیا۔ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب ایڈیٹر روزانہ اخبار سلطنت۔ ضیاء الدین صاحب ایڈیٹر الخلیل۔ حافظ حکیم سید محمد ہلال صاحب پیرزادہ درگاہ حضرت خواجہ قطب صاحب۔ حضرت خواجہ حسن نظامی۔ خان بہادر حافظ عبدالحکیم صاحب۔ میر منشی کمانڈر انچیف خانصاحب میر نواب علی صاحب وغیرہ۔

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے ممبران اسمبلی کی طرف سے اور حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے دہلی کے مسلمانوں کی طرف سے سنہری ہار پہنائے۔

معاصر سیاست کی طرف سے جناب چوہدری صاحب کا خیر مقدم

معزز معاصر سیاست ۱۳۔ دسمبر لکھتا ہے:-

"ہم بمسرت تمام چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر شفاعت احمد خان صاحب کو ولایت سے مع الخیر واپس تشریف لانے پر مبارکباد عرض کرتے۔ اور ان کی قوم اور ان کے ملک کی طرف سے ان کا خیر مقدم ادا کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ اور اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ حکومت ہند نے اگرچہ مسلمانوں کو پارلیمنٹ کی ہندوستان کے متعلق مجلس منتخبہ مشترکہ کے لئے نمائندے چننے کا حق نہیں دیا۔ تاہم اس نے خود ایسے مُسلمان چنے جنہوں نے مسلمانوں کی نمائندگی کا حق کما حقہٗ ادا کیا۔ تمام مسلم نمائندے جس اتحاد و یگانگت سے کام کرتے رہے ہیں۔ وُہ مسلمانوں کی کامیابی کا بہت بڑی حد تک ذمہ وار ہے۔ اور یوں ہر مسلمان رکن مجلس وغیرہ ہمارے دلی شکریہ کا مستحق ہے۔ لیکن ان نمائندوں میں سے چودھری ظفر اللہ خان اور ڈاکٹر شفاعت احمد خان نے جس قابلیت اور صفائی سے مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ کو پیش کیا۔ اور جس طرح دلائل سے ہمارے مطالبات کی صداقت کو واضح کیا۔ وہ انہی کا حصہ تھا اور ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں ان کی کامیابی اور مع الخیر مراجعت پر مبارکباد و خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔

ملیالم میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی کوشش تبلیغ اور مالی امداد سے انجمن ترقی اسلام سکندر آباد نے ۱۹۳۱ء میں ملیالم (مالاباری زبان) میں استاذی المکرم جناب حامد صاحب بن جناب عبدالقادر کٹی صاحب آف کانا نور (مالابار) سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قابل قدر کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے۔ ترجمہ نہایت فصیح اور حجم ۲۵۰ صفحات ہے۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۱۰ر علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے۔ علاقہ مالابار کے احمدیوں نیز ان دوستوں کو جو مالاباریوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ اسے ضرور منگائیں۔ اور اسے تقسیم کر کے ثواب حاصل کریں۔ ملنے کا پتہ:- جناب ابن حامد صاحب احمدی پوسٹ کانا نور (مالابار)

ویدشاستر اور اچھوت اُدھار

مذکورہ بالا نام سے مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب نے ایک نئی کتاب شائع کی ہے۔ جو ان کی دیگر تصانیف کی طرح اس

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبی کے کامیاب جلسے

گوٹھ منگسی ریاست خیرپور میں جلسہ

خاکسار نے گوٹھ منگسی ریاست خیرپور میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جلسہ کرایا عاجز نے تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان مبارک اور تعلیم پر کی غیر احمدی بھی شامل تھے مولا کریم کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار محمد مبارک احمدی مبلغ سندھ)

ڈسکہ میں جلسہ

زیر صدارت حکیم محمود علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محمد ابراہیم صاحب عابد نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی جلسہ کے بعد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بھروکے اور موسے والا میں بھی سیرۃ النبی کے جلسے ہوئے۔ (خاکسار محمد اسمٰعیل)

سیکھوال میں جلسہ

جناب مولوی قمر الدین صاحب معہ مولوی محمد تقی صاحب و مولوی جلال الدین صاحب انخان سیکھواں تشریف لائے۔ اور ۲۶/۲۷ نومبر کی درمیانی شب زیر صدارت خاکسار کارروائی جلسہ شروع ہوئی مولوی قمر الدین صاحب کی قریباً دو گھنٹہ تک تقریر ہوتی رہی۔ مولوی محمد تقی صاحب اور مولوی جلال الدین صاحب نے بھی تقریر کی۔

(خاکسار خیر الدین)

کڑیانوالہ ضلع گجرات میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی احاطہ شفاخانہ کڑیانوالہ میں منعقد ہوا۔ جناب شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ صدر منتخب ہوئے۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن۔ ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مولوی محمد قاسم صاحب اور مولوی فضل احمد صاحب نے سیرت آقائے نامدار پر پُر تاثیر تقریریں کیں۔ اس کے بعد جناب صدر نے تقریر کی۔

(خاکسار عبد اللہ خان)

لجنہ اماء اللہ دہلی کا جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے ماتحت جلسۂ سیرت النبیؐ ۲۶ نومبر کو ایوان نصرت میں بصدارت اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ناصر عباس صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ گاہ نہایت خوبصورت بیل دار جھنڈیوں سے سجائی ہوئی تھی۔ اشتہار بھی چسپاں کرائے گئے تھے۔ مختلف مذاہب و ملل کی خواتین شامل ہوئیں۔ اور پندرہ کے قریب تقریریں ہوئیں۔ ہر تقریر اپنے اندر ایک اثر رکھتی تھی۔ مس ایچ میکڈونلڈ پرنسپل مسلم گرلز سکول دہلی نے عرب کی ابتری اور بت پرستی کا ذکر کرتے ہوئے چند آیات قرآنی پیش کر کے اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔ مسز رائے بہادر سوہن لال صاحب سکرٹری میونسپل کمیٹی نے اپنی تقریر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔ صبح کی اذان سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن مجھے تو یہ آواز نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح تقریروں کا سلسلہ ۵ بجے شام تک جاری رہا۔ پھر نظمیں پڑھی گئیں اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ دہلی)

حافظ آباد میں جلسہ

۲۶ نومبر زیر صدارت چوہدری فضل الٰہی صاحب سب جج کارروائی جلسہ سیرت النبی صلعم شروع ہوئی۔ خاکسار نے ٹریکٹ رسول کریم صلعم کی قربانیاں۔ مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جناب حافظ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس نے رسول کریم صلعم کی تعلیم کا اثر تمدن پر کے موضوع پر نہایت عالمانہ رنگ میں تقریر کی۔ جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

(خاکسار۔ ضیاء اللہ)

چندر کے منگولے میں جلسہ

۲۶ نومبر سیرت النبیؐ پر جلسہ کیا گیا۔ جس میں چوہدری غلام محمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام مذاہب پر احسان بیان کئے۔ پھر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد تربیت اولاد اور جسمانی صحت کی حفاظت کے متعلق بیان کئے۔ (خاکسار۔ اللہ بخش)

سنگرور میں جلسہ

۲۶ نومبر جلسہ سیرت برگیڈیر جرنل غلام بھیک خان صاحب کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن ونعت خوانی کے بعد مولوی فضل الرحمٰن صاحب آنریری مبلغ سامانہ نے تقریر کی جس سے سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔

(خاکسار۔ رحمت اللہ سکرٹری تبلیغ)

کوٹلی ضلع میرپور میں جلسہ

۲۶ نومبر جلسہ ہوا۔ جس میں بھگت روپ چند صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی۔ اور آپ کی عفت شجاعت بردباری۔ اور دیانت کے واقعات بیان کئے۔ صاحب صدر جو کہ ہندو مقامی مجسٹریٹ ہیں۔ انہوں نے بھی نبی کریمؐ کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آپ کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ اور فرمایا میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے جلسے ہر روز ہوا کریں۔ آخری تقریر خاکسار نے کی۔ پریذیڈنٹ صاحب انجمن اسلامیہ نے بھی جلسہ کی رونق کو بڑھایا۔ (خاکسار۔ امیر عالم سکرٹری)

فریدکوٹ میں جلسہ

خاکسار کے مکان پر ۲۶ نومبر کو جلسہ ہوا۔ حافظ طالب حسین صاحب نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے بعد جمیل الرحمٰن صاحب نے الفضل کے خاص نمبر سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مولوی علم الدین صاحب نے سیرت نبویؐ پر تقریر کی۔

(خاکسار۔ محمد حسین)

پونچھ میں جلسہ

۲۶ نومبر۔ منڈی ہال پونچھ میں زیر صدارت خواجہ عبد الغنی صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی جلسہ ہوا۔ مقامی افسران میں سے جناب پنڈت گنگارام صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و مہتہ شوررام صاحب اکونٹنٹ۔ افسر بھی موجود تھے۔ مولوی کرم الدین صاحب۔ بابو روپ لعل صاحب وکیل ہائیکورٹ پونچھ میاں محمد عبد اللہ صاحب۔ سردار سنت سنگھ صاحب ڈپٹی جیلر۔ مولوی محمد حسین صاحب منشی دانشمند صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پونچھ اور صاحب صدر نے اپنی تقاریر سے سامعین کو محظوظ کیا۔ بابو روپ لعل صاحب وکیل ہائی کورٹ پونچھ نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ حضرت محمدؐ صاحب نے جتنی جنگیں کیں۔ وہ سب دفاعی تھیں۔ علاوہ ازیں جنگوں میں بھی آپ نے ہمیشہ عفو سے کام لیتے ہوئے ایک پاکیزہ مثال قائم کر دی۔ آپ کے صحابہ میں ہمدردی کی وہ لہر تھی۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ تین صحابی زخمی ہونے کی حالت میں شدت کی پیاس محسوس کرتے ہیں جب ان کو پانی میسر ہوتا ہے۔ تو ایک دوسرے کی ہمدردی میں کوئی اپنی جان کی پرواہ نہ کرتا ہوا دوسرے کو پانی پلوانا چاہتا ہے۔ حتیٰ کہ تینوں جان دیدیتے ہیں۔ نفس کشی کی ایسی مثال قائم کی۔ جس کی مثال دوسری جگہ نہیں مل سکتی۔ آپؐ کے چال چلن پر باوجود چیلنج دینے کے کسی قسم کا اعتراض مخالفین کی طرف سے نہیں کیا جا سکا۔ آپ نے باوجود بادشاہ ہونے کے نہایت سادگی سے زندگی بسر کی۔ کھجوریں خود توڑتے۔ جوتا سی لیتے۔ کپڑوں کو پیوند لگا لیتے۔ آپ اپنی تعلیم پھیلانے میں نہایت دلیری سے خدا کے حکم کے ماتحت کام کرتے رہے۔ زبردست سے زبردست مصائب کا آپ کو سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ نے ذرہ بھر پرواہ نہیں کی اور بالآخر اپنے نصب العین کو پہنچ گئے۔ سردار سنت سنگھ صاحب ڈپٹی جیلر پونچھ نے فرمایا۔ کہ انسان کی طاقت سے یہ بالا ہے۔ کہ محمد صاحب کے اوصاف کا اظہار کر سکے۔ آپ سب سے بڑے اوتار تھے۔ اور آپ کی تعلیم مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ کہ پونچھ میں سیرت النبیؐ پر یہ پہلا جلسہ ہے۔ اور مجھے بہت خوشی ہے کہ ایک ہی سٹیج پر مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے اصحاب نے اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی اس جگہ

کنڈرا پاڑہ میں جلسہ

خدا کے فضل سے تاریخ مقررہ پر کنڈرا پاڑا ٹاؤن ہال میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر رتن ایشور صاحب چٹرجی۔ اسسٹنٹ سرجن سیرت النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ ہندو اور مسلمان جمع ہوئے۔ قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے اردو میں ایک گھنٹہ تقریر کر کے بتایا۔ کہ آنحضرت صلعم نے کیا کیا۔ اخلاق فاضلہ دنیا کو سکھائے۔ اور نیز غلاموں کو کس طرح آزاد کرایا۔

پھر ایک رشتہ دار صاحب نے اوڑیہ میں تقریر کی۔ پھر بابو جدو ناتھ صاحب منگراج نے اوڑیہ میں آدھ گھنٹہ تقریر کی۔ جو بہت خوش کن تھی۔ آخر میں صدر صاحب نے اردو میں تقریر کی جس میں کہا کہ حضرت محمد کی لائف بہت ہی عجیب ہے۔ عرب لوگ جنگی تھے۔ مگر سو برس کے اندر اسپین تک پھیل گئے۔

اگر عرب کے مسلمان نہ ہوتے۔ تو عیسائیوں کا سب علم و ہنر ضائع ہو جاتا۔ مسجد میں جمع ہو کر عبادت کرنا بہت ہی عجیب ہے خاص کر ہندوؤں کے لئے تو بہت ہی قابل غور ہے۔

حضرت محمد صاحب نے لوگوں کو کہا۔ کہ لاکھوں بتوں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کو مانو۔ تو سب کچھ مل جائے گا۔ ایسے جلسے سال میں دس بیس بھی ہوں۔ تو کم ہیں۔ راقم خاکسار قطب الدین سکرٹری ترقی اسلام

صریح تحصیل نکودر میں جلسہ

۲۶۔ نومبر کو سیرت النبی کا جلسہ موضع صریح میں ہوا جس میں مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل نے سیرت نبوی پر لیکچر دیا۔ اسی طرح نور محل میں زیر صدارت سید بشارت علی صاحب سیرت النبی کا جلسہ ہوا۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل اور مولوی محمد حسن صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ مختلف قسم کے ۵۰ اکے قریب ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی کاپیاں بھی معزز احباب میں تقسیم کی گئیں۔ (نامہ نگار)

تلونڈی راماں میں جلسہ

سیرت النبی کا جلسہ موضع پبہ رالی و موضع کھٹیالہ میاں مٹھہ صاحب میں ہوا۔ ڈاکٹر سید محمد احسان صاحب معہ یہاں کی جماعت کے افراد کے موضع پبہ رالی میں دوپہر کے وقت تشریف لے گئے وہاں پہلے ہی لوگوں کو اطلاع تھی۔ اس لئے زمینداروں کے مجمع میں سیرت النبی پر ڈاکٹر صاحب نے لیکچر دیا۔ لوگ بہت محظوظ ہوئے اور سلسلہ کی تعریف کی۔ دوسرا اجلاس رات کے وقت کھٹیالہ میاں مٹھہ میں ہوا۔ وہاں پر بھی ہر فرد بشر نے سلسلہ کی تعریف کی۔ خاکسار۔ علی اکبر خان۔

راولپنڈی میں جلسہ

۲۶۔ نومبر زیر صدارت چودھری لابھ سنگھ صاحب نہایت شاندار جلسہ ہوا۔ چودھری ڈہرا سنگھ صاحب گیانی۔ راجہ محمد گلزار صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چودھری لابھ سنگھ صاحب و عبد الحمید صاحب نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریریں کیں۔ بابو اللہ بخش صاحب نے خاتم النبیین نمبر سے ایک مضمون پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ ہرنام سنگھ صاحب دکھی نے پنجابی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں خود ساختہ نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا چودھری لابھ سنگھ صاحب نے اپنی عقیدت مندرجہ ذیل شعر پڑھ کر ظاہر کی۔ ؎

محمدؐ نہ ہوتے نہ ہوتے جہاں۔ طفیل محمدؐ زمیں آسماں

(نامہ نگار)

امروہہ میں جلسہ

جلسہ سیرت النبی ۲۶۔ نومبر کو کیا گیا۔ بفضلہ تعالےٰ بہت پُر رونق ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نعت خوانی کے بعد الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے بعض مضامین سنائے گئے۔ مکرمین نے تقریریں بھی کیں۔

(خاکسار عبد السمیع سکرٹری امروہہ)

پچھنند ضلع اٹک میں جلسہ

زیر صدارت ملک نور محمد صاحب جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ مکرمین نے اغراض و مقاصد جلسہ پر روشنی ڈالی۔ اور ملک شیر گل صاحب نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات زندگی بیان کئے اور آنحضرت کے اخلاق حسنہ پر روشنی ڈالی۔ پھر خاکسار نے اسلام کی خوبیوں پر تقریر کی بعد ازاں ملک دوست محمد صاحب نے تقریر کی۔

(خاکسار نور خاں)

مٹریالہ ضلع اٹک میں جلسہ

۲۶ نومبر۔ زیر صدارت سید غلام جعفر شاہ صاحب سیرت نبوی پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں منشی روشن الدین صاحب نے رسول کریمؐ کے معجزات بیان کئے۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ (خاکسار۔ غلام رسول)

نور پور میں جلسہ

مسجد میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات پر لیکچر ہوا۔ (خاکسار۔ گل محمد)

کوٹ گلا ضلع اٹک میں جلسہ

زیر صدارت سید غلام حسین شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا جس میں علاوہ عوام کے معززین بھی بکثرت شامل تھے۔

(خاکسار۔ حافظ محمد)

ناڑہ میں جلسہ

جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت خان خدا داد خان صاحب ذیلدار منعقد ہوا۔ خان پندا خان رئیس اعظم ناڑہ نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور مولوی محمد عبد الرحمٰن صاحب امام مسجد نے جناب سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ پر تقریر کی۔ ان کے بعد لکھمی چند سیٹھی نے اس عنوان پر نہایت پر اثر تقریر کی۔ کہ حضور کے احسانات عورتوں پر کس قدر ہیں۔

(خاکسار۔ عبد اللہ)

ڈنڈی سرہالی میں جلسہ

بتاریخ ۲۶۔ نومبر زیر صدارت مولوی غلام نبی صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب صدر کے علاوہ خاکسار نے تقریر کی (خاکسار محمد رحیم بخش خان)

سلطانپور ضلع اٹک میں جلسہ

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ جامع مسجد میں زیر صدارت مولانا شاہ ضیاء الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں خان میاں خان صاحب نے ایک تقریر اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کی۔ بعدہ صدر جلسہ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے شان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کی

(خاکسار۔ ملک کرم خان)

بیگو سرائے ضلع مونگیر میں جلسہ

یہاں میں اکیلا احمدی ہوں۔ اس لئے بوجہ چند مجبوریوں کے بجائے ۲۶ نومبر کے جلسہ یکم دسمبر کو کیا گیا۔ جلسہ کے صدر ایک معزز دوست بابو جھار کھنڈی پرشاد صاحب وکیل تھے۔ میں نے تمہیدی طور پر جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو جو آپ نے غلاموں پر کئے ہیں۔ بیان کرتے ہوئے نہایت معرکۃ الآرا تقریر کی۔ مولوی فرید الدین صاحب وکیل و مولوی عبد الحق صاحب وکیل نے بھی تقریریں کیں۔ بابو نرائن سنگھ صاحب وکیل نے ہندی میں مختصر لیکن نہایت ہی دلکش تقریر کی۔ بابو پرمو تھندن گھوش وکیل نے بھی انگریزی میں مختصر تقریر کی۔ اخیر میں جناب صدر نے موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے بہت اعلیٰ تقریر کی۔ اور تحریک یوم النبی کے مفید نتائج کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سلسلہ جاری رکھا جائے۔ تو مستقبل قریب میں ہندو و مسلمانوں کے درمیان نہایت خوشگوار تعلقات آسانی سے قائم ہو جائیں گے۔ صدر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگر ایسے جلسے ہندوستان میں مدامت کے ساتھ جاری رکھے جائیں تو ہندو مسلمانوں کی تنگ نظری دور ہو کر باہمی اختلافات و غلط فہمی یقیناً جاتی رہے گی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ جلسہ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا۔ اور لوگوں نے بہت ہی گہرا اثر لیا۔ (خاکسار۔ نصیر الدین احمد وکیل)

ڈھیر اند میں جلسہ

۲۶ نومبر جلسہ ہوا جس میں حافظ محمد رضا صاحب نے الفضل کے خاتم النبیین نمبر سے بعض مضامین سنائے۔ بعد ازاں مولوی سید گوہر شاہ صاحب نے چند مثالیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی بیان کیں۔ اور خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت اور بچپن کے حالات پر روشنی ڈالی۔ (خاکسار سلطان محمد)

قادیان میں سکنی اراضی خریدنے کا بہترین موقعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عموماً سکنی اراضی کی قیمت میں تخفیف کر دیجاتی ہے چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ کے موقعہ پر قیمتیں تخفیف شدہ رہینگی۔ اور یہ تخفیف یکم دسمبر سے لیکر ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء تک رہیگی پس احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلسہ پر آتے ہوئے اپنی اپنی جگہ سے فیصلہ کر کے آئیں۔ کہ کسقدر اور کس حصہ میں زمین درکار ہے۔ عام قطعات میں نصف کنال سے کم اور بڑی سڑکوں کے اوپر دو کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ سوائے ایسی صورتوں کے جنمیں کسی قطعہ کی صورت خاص ہو قیمتیں ہر موقعہ کیلئے علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں جنمیں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اسوقت محلہ جات دارالبرکات (بالمقابل ریلوے اسٹیشن) اور دارالرحمت میں اچھے اچھے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ اسکے علاوہ بعض دوسرے متفرق قطعات اور مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط والسلام

المعلن۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے ۱۸/۱۱/۳۳

نئے سال کے نئے تحفے
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

امسال بھی بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان نے بصرف زرکثیر مندرجہ ذیل کتابیں اور ٹریکٹ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت انکو زیادہ سے زیادہ خرید کر خود بھی پڑھیں گے۔ اور دوسروں کو بھی پڑھوائیں گے

کشتی نوح یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تصنیف ہے جو کئی ماہ سے ختم تھی۔ اب پھر عمدہ کاغذ اعلےٰ لکھائی اور بہترین طباعت کے ساتھ شائع کی گئی ہے قیمت ۶/

فتح اسلام یہ حضرت اقدس کے دعویٰ ماموریت کے متعلق پہلی تصنیف ہے جسمیں حقائق و معارف بھرے پڑے ہیں قیمت ۱/

توضیح مرام یہ فتح اسلام کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں بہت سے انمول روحانی موتی جمع کئے گئے ہیں قیمت ۲/

نشان آسمانی اس میں اہل اللہ کی پیشگوئیاں اور استخارہ کا طریق اور دعویٰ مسیحیت کا ثبوت درج ہے قیمت ۲/

آہ نادر شاہ کہاں گیا؟ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وہ معرکۃ الآرا اور لطیف مضمون ہے جو الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ اب اسے ٹریکٹ کی صورت میں تیس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور دنیا کو بتلائیں کہ کس طرح خدا تعالےٰ وقتاً فوقتاً اپنے مسیح محمدی کی صداقت پر نشان ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ حجم ۳۲ صفحہ قیمت ۱/۲ سینکڑہ ہزار کی قیمت سترہ روپے آٹھ آنہ

اچھوتوں کی دکھ بھری کہانیاں یہ وہ کتاب ہے جسکا پہلا ایڈیشن صرف چار دن میں ہی ختم ہوگیا۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ اسمیں اچھوتوں کی دردناک حالت غیر ملکی سیاحوں کی زبانی سنائی گئی ہے اور ساتھ ہی خود ہندوؤں کی لکھی ہوئی کئی کہانیاں بھی نقل کی گئی ہیں جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت ۸/

اچھوتوں کی حالت زار اس میں اچھوتوں کی حالت زار کے متعلق ۱۲ معزز ہندوؤں کی شہادتیں اور ایک ایک دردناک واقعات اور ہزارہا پنڈتوں کے فتوے بایں مضمون جمع کئے گئے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے رو سے اچھوتوں کے ساتھ مساوی سلوک ناممکن ہے یہ کتاب حوالجات کا خزانہ ہے۔ دوست خریدیں اور اچھوتوں کو پڑھائیں اس کا بھی پہلا ایڈیشن چند روز کے اندر ہی ختم ہوگیا تھا۔ اب دوسری بار چھپی ہے حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت ۸/

ویدشاستر اور اچھوت اُدہار یہ رسالہ کیا ہے ویدوں شاستروں سمرتیوں دھرم شاستروں اور دیگر ہندو کتابوں کے حوالوں کا تعجب انگیز مجموعہ ہے۔ اسمیں ساڑھے تین سو ایسے حوالے جمع کئے گئے ہیں۔ جو بتاتے ہیں۔ ہندو اور آریہ سماجی مسلمات کی رو سے اچھوت مساوی حقوق کے قطعاً مستحق نہیں ہیں حجم سو صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت ۸/

برق احمدیت بجواب ترک مرزائیت بیدلال حسین مرتد کی مشہور کتاب کا نہایت ہی مسکت اور مدلل جواب ہے اس میں مرتد نے جس قدر بھی اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

ملنے کا پتہ:- **بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان**

عید کی ضرورت کا بہترین کٹ پیس

اس فرم کے کارکن احمدی ہیں احمدیوں سے خاص رعایت

قلیل سرمایہ سے تجارت کرنے والے بیوپاریوں اور اہل وعیال کے پارچہ جات کم خرچ وبالانشین لاگت سے بنوانے والے اصحاب کے لئے نئے۔ خوشنما و دلکش ڈیزائن کے سوتی۔ سلکی۔ ریشمی کٹ پیس پارچہ اور امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ جو عید کے موقع پر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہونے والے ہیں۔ خاص انتظام کیا ہے۔ جس میں زیادہ سرمایہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ نرخ ارزاں اور مال تازہ ہے۔

مفصل پتہ ذیل سے معلوم کیجئے۔

ایس رفیق۔ بھائی تھوک فروشان امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ و کٹ پیس جیکب سرکل بمبئی

جلسہ پر آنے والوں کیلئے ضروری اعلان

جلسہ کے ایام میں ہماری بے نظیر ومقبول عام مشین پیلویاں اور مشین قیمہ وغیرہ فروخت کے لئے احمدیہ چوک میں رکھی جائیں گی جلسہ پر تشریف لانے والے احباب اپنے واقفوں۔ عزیزوں اور دوستوں کے لئے بھی خریدنے کا انتظام کرتے آئیں۔ اکٹھی تین مشینیں خریدنے پر تاجرانہ کمیشن مجرا دیا جائیگا۔ اور محصول ڈاک وغیرہ کی بچت اس کے علاوہ رہیگی۔ یہ سٹال اختتام جلسہ کے ساتھ ہی اٹھا لیا جائیگا۔ اس لئے تمام کاروبار پہلے پہلے سرانجام دے لینا چاہیئے ہماری ساختہ دیگر مشینری اور زراعتی آلات کے آرڈر بھی وہاں بک کئے جائینگے اور باتصویر فہرست مفت پیش خدمت کی جائیگی۔

ایم اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیرز بٹالہ۔ پنجاب
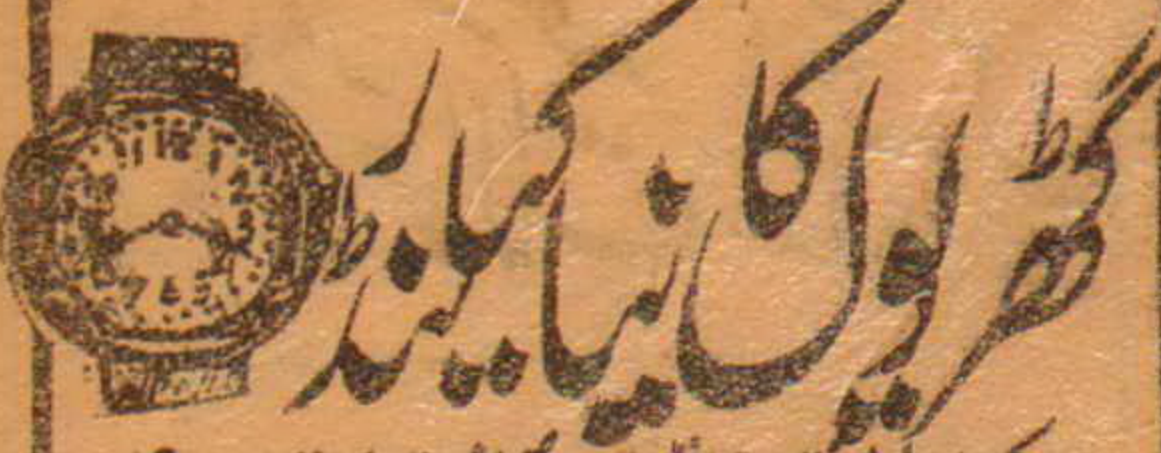
گھڑیوں کا نیا کیلنڈر

کیلنڈر مشہورہ خاتم النبیین نمبر قریبًا تیار ہے جلسہ سالانہ پر جملہ سکرٹریان تبلیغ وسکول ہیڈ ماسٹران کو بلاقیمت دیا جائیگا۔ باقی احباب کو صرف لاگت کے پیسوں پر بازار سے ملیگا۔ ایام جلسہ میں گھڑیاں وکیلنڈر صبح ۹ بجے سے قبل احمدیہ چوک یا مین ایڈیٹرز کے قریب ملیں گے۔

المشتہر:- منیجر احمد ٹریڈنگ کمپنی شاہجہانپور یو۔ پی

جوانی کے ایام میں

صبح سے شام تک دماغی کام کرتے تھکتے نہ تھے۔ طبیعت میں جوش اور دل میں امنگیں تھیں۔ مگر اب تھوڑا سا کام کرنے سے سر چکراتا ہے۔ اور آپ کسی مقوی دوا کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ ہم آپ کو بیش قیمت ادویات کا مرکب مفرح حیات پیش کرتے ہیں۔ مفرح حیات اعصاب اور دماغ کو مضبوط بناتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری دور کر کے خون پیدا کرتی ہے۔ فرحت ومسرت لاتی ہے۔ مردوں عورتوں کیلئے یکساں مفید ہے قیمت ۲ روپے علاوہ محصول۔ پتہ دواخانہ مفرح حیات محلہ دارالبرکات قادیان

خاص رعایت کا اعلان

دواخانہ معین الصحت نے اپنے پرانے گاہکوں کے اصرار پر اپنی تمام ادویات میں کافی رعایت کر دی ہے مثلاً حب بٹھرا حبوب اولاد نرینہ رجسٹرڈ حبوب عنبری۔ حب نشاط۔ سرمہ نور العین ہر ایک دوائی پر ۱۰ دسمبر ۱۹۳۳ء تا جنوری ۱۹۳۴ء کے لئے رعایت ہے۔ دست موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دار الفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیع یا رہن لینا چاہیں وہ لے لیں۔ آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا۔ اندرون شہر میں بھی ایک مکان مع منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کرلیں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

بجلی کا منظور شدہ سکول

پنجاب بھر میں صرف سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہی ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ ہے۔ باہلیت طلباء کیلئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ داخلہ جنوری میں شروع ہوتا ہے۔ پراسپکٹس جن میں وزیر تعلیم پنجاب اور انسپکٹران انڈسٹریز کی رائیں درج ہیں۔ مفت بھیجے جاتے ہیں۔

مینیجر

ضرورت رشتہ

ایک پڑھی لکھی امور خانہ داری سے واقف اور نجیب الطرفین دوشیزہ کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار سید یا قریشی قوم سے ہو۔ جملہ خط وکتابت بنام:- ا سے معرفت ”الفضل“ قادیان

قادیان میں خالص احمدی ہاتھوں سے تیار کردہ اشیاء

”انکو روشنائی“

فونٹین پن سے اور عام لکھنے کے لئے نہایت اعلیٰ سیاہی ہے۔ جو ولایت کی اعلیٰ سے اعلیٰ سیاہیوں کا مقابلہ کرتی ہے۔

سلک سوپ

ریشمی واونی کپڑے دھونے کیلئے اس سے بہتر دنیا بھر میں کوئی صابن نہیں۔ عام صابن کپڑے کو جلا دیتے ہیں۔ اور سکیڑ دیتے ہیں مگر ”سلک سوپ“ کے استعمال سے کپڑا نکھر جاتا ہے

سنو ٹائلٹ سوپ

نہانے کے لئے نہایت اعلیٰ صابن ہے۔ یہ جسم کو ملائم کرتا ہے اور بہت اچھی خوشبو دیتا ہے۔

سنو وینشنگ کریم

نہایت خوشبودار ہے اور جسم کی خوبصورتی کو بڑھاتی ہے

سنو آملہ ہیئر آئل

بالوں کیلئے بہت مفید ہے۔ اور نہایت خوشبودار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ریاست بہاولپور کے متعلق ۱۲ دسمبر کو اسمبلی میں سر جارج شسٹر نے بیان کیا۔ کہ ستلج ویلی پراجکٹ کے سلسلہ میں ریاست گیارہ کروڑ اٹھانوے لاکھ روپیہ کی مقروض ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ پراجکٹ ریاست کے لئے بہت نفع آور ثابت ہوگا اور اس طرح نہ صرف قرض ادا ہو سکے گا۔ بلکہ مزید فوائد کی بھی توقع ہے۔ فنانس ممبر نے یہ بھی بتایا۔ کہ پٹیالہ کے ذمہ ۲۳ لاکھ اور خیرپور کے ذمہ ۹ لاکھ کا قرض ہے۔ نوانگر۔ تری پورا اور الور کے لئے بھی قرض منظور ہو چکے ہیں۔ لیکن دربھنگہ اور ..ا کا معاملہ ابھی زیر تجویز ہے۔

ٹیرف ایکٹ امنڈمنٹ بل ۱۲ دسمبر کو اسمبلی میں بغیر کسی اختلاف کے منظور ہو گیا۔

ریزرو بنک بل کے متعلق نئی دہلی سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ تاحال اس بل کی صرف آٹھ دفعات پر اسمبلی میں بحث ہوئی ہے۔ قریباً پچاس دفعات باقی ہیں۔ ارکان کی خواہش ہے۔ کہ ریزرو بنک بل میں کوئی معمولی سے معمولی نقص بھی نہ رہے۔ اس لئے بل پر ۲۲ دسمبر تک بحث جاری رہیگی۔

کونسل آف سٹیٹ کے ایوان میں ۱۲ دسمبر کو اس مسئلہ پر کہ اندرون ملک کے چاولوں کی قیمت کیونکر بڑھائی جائے۔ غور و خوض کرنے کی غرض سے اسمبلی کے سرکاری ارکان اور چاولوں کی پیداوار رکھنے والے علاقوں کے نمایندوں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں جو اعداد و شمار پیش ہوئے وہ مظہر ہیں۔ کہ آج سے چار سال پیشتر کلکتہ میں چاول کا نرخ ۶ روپے ۸ رتھا لیکن اس وقت ۳ روپے ۱۲ ر ہے۔ مدراس میں چار سال قبل چاول کا بھاؤ ۶ روپے ۵ ر تھا۔ مگر اب ۳ روپے ۲ ر ہے۔ بحث و تمحیص میں صرف ایک تجویز جسے سر جوزف بھور نے قابل غور بتایا۔ یہ پیش ہوئی۔ کہ جو رقم بصورت مالیہ معاف کی گئی ہے اس کو بطور تجارت چاول کی برآمد کرنے والے تاجروں کیلئے استعمال کیا جائے۔ تاکہ کافی برآمد ہونے سے اندرون ملک میں چاول کا نرخ بڑھ جائے۔

آل پارٹیز مسلم کانفرنس لکھنؤ کی مجلس استقبالیہ کے سکرٹری کی طرف سے ۱۲ دسمبر کو ایک بیان شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ مجوزہ کانفرنس کے متعلق یہ کہنا کہ وہ فرقہ وار اعلان کی مخالفت کرے گی۔ کانفرنس کو بدنام کرنے کا نہایت ہی مذموم طریق ہے۔ تاوقتیکہ متعلقہ اقوام کی طرف سے کوئی متفقہ حل پیش نہ ہو۔ فرقہ وار اعلان کو ہرگز مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح یہ قیاس بھی غلط ہے۔ کہ لکھنؤ کانفرنس میں شامل ہونے والے افراد مخلوط انتخاب کو قبول کرکے مشہور اسلامی مطالبات کی حمایت کو ترک کرنا چاہتے ہیں۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وزیر صحت برطانیہ نے وہاں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دو لاکھ مکانات لنڈن میں ایسے ہیں۔ جن کے متعلق یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ بالکل رہائش کے قابل نہیں۔ ان مکانات کو بغیر معاوضہ دئے گرا دیا جائے گا۔

سیٹھ عبداللہ ہارون نے لکھنؤ کانفرنس میں شمولیت کی دعوت کا جواب دیتے ہوئے سکرٹری کو لکھا ہے۔ کہ اگر فرقہ وار تصفیہ کو نہ چھیڑتے ہوئے بالائی ایوان میں جداگانہ انتخاب۔ پرسنل لاء اور ملازمتوں میں تناسب کے مطالبہ کے متعلق کانفرنس اپنی آواز بلند کرے تو تمام اسلامی ہند اس کے ساتھ ہوگا۔

یو۔ پی کونسل میں ۱۱ دسمبر کو حکومت کو پہلی مرتبہ شکست ہوئی۔ جبکہ مزارعین اودھ کے قانون کی ترمیم کا مسودہ ۲۸ آراء کی موافقت اور ۴۶ آراء کی مخالفت سے مسترد ہو گیا۔ اس بل کی غرض و غایت یہ تھی کہ قانون لگان اودھ کی دفعات کو آگرہ کے قانون مزارعین کی دفعات کے مطابق بنایا جائے۔

ہسپانیہ کی بغاوت کے متعلق میڈرڈ سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں شدید بدامنی رونما ہے۔ اور ایک اشتعال انگیز اشتہار کی اشاعت کی وجہ سے جس میں لوگوں پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت کو تباہ کر دیں۔ اور بنکوں اور امراء کے مکانات پر قبضہ کر لیں۔ ملک بھر میں بلوے اور فسادات ہو رہے ہیں۔ دہشت انگیزوں نے ایک ریلوے ٹرین کو جو پل پر سے گزر رہی تھی۔ بم سے تباہ کر دیا۔ اور گاڑی کے ڈبے ایک گہری کھڈ میں جا گرے۔ غرناطہ میں ایک اسباب خانہ اور ایک گرجا بالکل تباہ کر دیا گیا۔ اور چھ مذہبی عمارتوں کو آگ لگا دی گئی ہے۔ بعض عورتیں بھی باغیوں کی حمایت کر رہی ہیں۔ اور ایسی ٹوکریاں اٹھائے پھرتی ہیں۔ جن پر کچھ شبہ نہیں گذرتا۔ لیکن درحقیقت ان میں ریوالور اور گولی بارود ہوتا ہے۔ نیز عورتیں باغیوں سے خالی شدہ پستول لے کر ان کو پُر کرکے واپس کر دیتی ہیں۔ حکومت کی طرف سے پولیس اور فوج کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ جو باغی سامنے آئے اسے گولی مار دو۔ تمام اہم مقامات پر مشینیں لگا دی گئی ہیں۔ اس وقت تک باٹھ اشخاص مارے جا چکے ہیں۔ متعدد اشخاص مجروح ہیں۔ اور ایک ہزار اشخاص کی گرفتاری عمل میں آ چکی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے متعلق دہلی سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان سمجھوتہ ہونا ناممکن ہے۔

چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے ۸ دسمبر کو بمبئی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ میرے خیال میں وائٹ پیپر کے کانسٹی ٹیوشن کے رو سے انتخابات ۱۹۳۵ء سے پہلے نہ ہو سکیں گے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ مشترکہ پارلیمنٹری کمیٹی آئندہ مارچ میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ پارلیمنٹ کے روبرو بل آئندہ موسم گرما کے اجلاس میں پیش ہوگا۔ اور سال آئندہ تک قانونی شکل میں مرتب ہوگا۔

مسٹر سیموئیل ہور وزیر ہند نے ۱۲ دسمبر کو ہاؤس آف کامنز میں لاہور سنٹرل جیل کے اس قیدی کے متعلق جسے حکم التواء کے باوجود پھانسی دی گئی تھی۔ ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ذمہ دار افسر اس سلسلہ میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ یہ بھی کہا کہ مزید تبصرہ کرنے سے پہلے تحقیقات کا نتیجہ دیکھ لینا چاہیئے۔

مقدمہ سازش لاہور کا فیصلہ ۱۲ دسمبر کو سپیشل ٹریبونل نے سوا تین سال کی سماعت کے بعد سنا دیا۔ اس مقدمہ میں ۲۸ ملزمان تھے۔ جو سب کے سب ہندو یا سکھ تھے۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء میں ایک انقلابی پارٹی بنائی۔ جس کا مقصد حکومت کے خلاف انقلاب بپا کرنا احکام بالا و پولیس کو نقصان پہنچانا اور وائسرائے کی ٹرین کو الیکٹرک بم سے اڑانے کی کوشش کرنا تھا۔ شہادت استغاثہ کے اختتام پر ٹریبونل نے چار ملزمین کے خلاف مقدمہ خارج کر دیا۔ ایک ملزم دوران سماعت میں مر گیا۔ اور ایک کے خلاف بوجہ اس کی بیماری کے مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ باقی ۲۲ ملزمان پر فرد جرم لگائی گئی۔ اور کافی عرصہ تک ملزموں کی طرف سے شہادت صفائی ہوتی رہی۔ ۱۲ دسمبر ٹریبونل نے دو ملزمان کو گوجرانوالہ میں بم سے ہیڈ کانسٹیبل پولیس کی ہلاکت کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا۔ تین ملزمان کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی گئی۔ ایک کو سات سال ایک کو چھ سال قید بامشقت پانچ ملزمان کو چار چار سال قید بامشقت تین کو تین تین سال قید بامشقت دو کو دو دو سال قید بامشقت کی سزا دی اور پانچ کو بری کر دیا۔

لاہور کے انارکلی بازار میں کانپور ہاؤس اور اس سے ملحقہ حاجی پیر بخش اور خیبو مل کی دو دو کانیں آتشزدگی کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ کے قریب کیا جاتا ہے۔

پشاور سے ۱۲ دسمبر کی اطلاع ہے۔ کہ افغانستان کی ایک ہاکی ٹیم عنقریب ہندوستان کا دورہ کرے گی۔ اور مشہور مقامات پر میچ کھیلے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی